صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 28 جنوری 2025ء بمطابق 27 رجب المرجب 1446 ہجری سہ پہر تین بجکر بتیس منٹ پر منعقد ہوا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر، ثریا بی بی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

وَاٰمِنُوۡا بِمَآ اَنۡزَلۡتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمۡ وَلَا تَكُوۡنُوۡآ اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ وَلَا تَشۡتَرُوۡا بِاٰيٰتِىۡ ثَمَنًا قَلِيۡلًا وَّاِيَّاىَ فَاتَّقُوۡنِ O وَلَا تَلۡبِسُوا الۡحَـقَّ بِالۡبَاطِلِ وَتَكۡتُمُوا الۡحَـقَّ وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ O وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارۡكَعُوۡا مَعَ الرّٰكِعِيۡنَ O اَتَاۡمُرُوۡنَ النَّاسَ بِالۡبِرِّ وَتَنۡسَوۡنَ اَنۡفُسَكُمۡ وَاَنۡتُمۡ تَتۡلُوۡنَ الۡكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ O وَاسۡتَعِيۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوةِ O وَاِنَّهَا لَكَبِيۡرَةٌ اِلَّا عَلَى الۡخٰشِعِيۡنَ ۙ O الَّذِيۡنَ يَظُنُّوۡنَ اَنَّهُمۡ مُّلٰقُوۡا رَبِّهِمۡ وَاَنَّهُمۡ اِلَيۡهِ رٰجِعُوۡنَ۔

(ترجمہ): اور میں نے جو کتاب بھیجی ہے اس پر ایمان لاؤ یہ اُس کتاب کی تائید میں ہے جو تمہارے پاس پہلے سے موجود تھی، لہٰذا سب سے پہلے تم ہی اس کے منکر نہ بن جاؤ تھوڑی قیمت پر میری آیات کو نہ بیچ ڈالو اور میرے غضب سے بچو۔ باطل کا رنگ چڑھا کر حق کو مشتبہ نہ بناؤ اور نہ جانتے بوجھتے حق کو چھپانے کی کوشش کرو۔ نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور جو لوگ میرے آگے جھک رہے ہیں اُن کے ساتھ تم بھی جھک جاؤ۔ تم دوسروں کو تو نیکی کا راستہ اختیار کرنے کے لئے کہتے ہو، مگر اپنے آپ کو بھول جاتے ہو؟ حالانکہ تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو کیا تم عقل سے بالکل ہی کام نہیں لیتے؟ صبر اور نماز سے مدد لو، بیشک نماز ایک سخت مشکل کام ہے۔ مگر ان فرماں بردار بندوں کے لئے مشکل نہیں ہے جو سمجھتے ہیں کہ آخر کار انہیں اپنے رب سے ملنا اور اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔ وآخِرُ الدَّعَوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

Madam Deputy Speaker: Question No. 565, Mr. Rashad Sahib, sorry, Muhammad Nisar Sahib. (Not present), lapsed. Question No. 597, Ms. Rehana Ismail Sahiba.

* 597 _ محترمہ ریحانہ اسماعیل: کیاوزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے تقریباً96 کروڑ روپے مختلف مساجد کے آئمہ کرام اور خطیب حضرات کودینے کے لئے جاری کئے ہیں؛

(ب) اگر(الف) کاجواب اثبات میں ہوتو:

(i) مذکورہ رقم کس سال اور کس مقصد کے تحت جاری کی گئی؛

(ii) مذکورہ رقم محکمہ اوقاف کو Bypass کرتے ہوئے براہ راست مختلف ڈی سیز اور اے سیز کے اکاؤنٹ میں کس قانون کے تحت ٹرانسفر کی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر خزانہ وقانون): (الف) جی ہاں، صوبائی حکومت نے آئمہ کرام اور خطیب حضرات کو مبلغ دس ہزار روپے ماہانہ اعزازیہ کی مدمیں دوران مالی سال25-2024 میں اب تک مبلغ ایک ارب تین کروڑ اڑتیس لاکھ تیس ہزار روپے جاری کئے ہیں جس کا کل تخمینہ دوارب چھ کروڑ چھہتر لاکھ ساٹھ ہزار روپے لگایا گیاہے۔ کاپی لف ہے۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(ب) (i) مذکورہ رقم جاری مالی سال25-2024 میں تمام صوبے بشمول ضم شدہ اضلاع میں آئمہ کرام کو مبلغ دس ہزار روپے ماہانہ اعزازیہ کے طور پر جاری کئے گئے ہیں۔ ضلع وار تفصیل لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(ii) مذکورہ رقم محکمہ اوقاف کو ہی جاری کی گئی ہیں، بجٹ کی کاپی لف ہے تاہم محکمہ اوقاف کے نوٹی فکیشن کے مطابق متعلقہ ضلع کے اسسٹنٹ کمشنر (ہیڈکوارٹر) بحیثیت ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر اوقاف تمام ضلع کے علماء کواعزازیہ کاچیک دینے کا مجاز ہے۔ نوٹی فکیشن کی کاپی لف ہے۔(نوٹی فکیشن ملاحظہ کیاگیا)۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ، ریحانہ اسماعیل صاحبہ کا مائیک On کریں۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب، یہ کوئسچن میں نے دیا تھا لیکن اس سے پہلے کمیٹی میں ایک میٹنگ میں مجھے منسٹر صاحب نے اس کا جواب دے دیا تھا اور ڈیپارٹمنٹ نے بھی جواب دیا ہے تو مطمئن ہوں جی، شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو ریحانہ اسماعیل صاحبہ، کوئسچن نمبر 600، محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

* 600 _ محترمہ ریحانہ اسماعیل: کیا وزیر انتظامیہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ انتظامیہ کے زیر انتظام پشاور میں سرکاری ملازمین اور افسران کے لئے رہائشی کالونیاں، گھر اور فلیٹس موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) محکمہ انتظامیہ اور اسٹیٹ آفس کے زیر انتظام کل کتنے گھر، فلیٹس اور کوارٹرز ہیں، ان تمام کی تعداد بمعہ لوکیشن فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ رہائش گاہوں میں کتنی ناقابل استعمال ہیں اور کتنی خالی ہیں؛

(iii) مذکورہ رہائش گاہوں میں ملحقہ محکمہ جات (Attached departments) اور سیکرٹریٹ ڈیپارٹمنٹس کے لئے کتنا کتنا فیصد کوٹہ مختص ہے، نیز صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ کو کس کیٹیگری میں رکھا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(جواب ندارد)

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جناب! یہ میں نے ایڈمنسٹریشن پر ایک کوئسچن دیا تھا سرکاری گھروں کی الاٹمنٹ کے حوالے سے، اور ان کی ڈیٹیل پوچھی تھی لیکن اس کا جواب مجھے نہیں دیا گیا ہے۔ جناب، بہت افسوس کی بات ہے، دو مہینے ہو گئے ہیں یہ کوئسچن ڈیپارٹمنٹ کو گیا ہے، بار بار Reschedule بھی ہوا ہے لیکن اس کا جواب ابھی تک نہیں ملا۔ جناب، اگر سرکاری ملازمین کے گھروں کے حوالے سے ہم دیکھیں تو سرکاری ملازمین ریٹائرڈ ہو جاتے ہیں لیکن ان کو گھر سرکاری دیکھنا بھی نصیب نہیں ہوتا اور یہاں پر میرٹ کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جناب، یہ اس اسمبلی اور ان ممبران کی بے توقیری ہے، کیا یہ ڈیپارٹمنٹ اتنا اپنے آپ کو اسمبلی سے ماورا سمجھتا ہے کہ اس کو جواب دینا تک پسند نہیں؟ جناب، آپ انصاف کیجئے کہ اس اسمبلی کو جواب نہیں ملنا چاہیئے، یہ کمیٹی میں جانا چاہیئے کہ نہیں؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Concerned Minister, please.۔ ریحانہ اسماعیل صاحبہ! منسٹر صاحب بھی موجود نہیں ہے تو کیا کریں، ہم اس کو کمیٹی میں ریفر کریں کمیٹی کو، اگر دو مہینے سے آپ کو جواب نہیں ملا ہے تو آپ کیا چاہتی ہیں، ریحانہ اسماعیل صاحبہ؟

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جناب، اس میں تو آپ کو بھی پوچھنا چاہیئے، ڈیپارٹمنٹ کو صرف یہی نہیں ہمارے ہائر ایجوکیشن کے کوئسچنز بھی بار بار Reschedule ہو رہے ہیں، ایجنڈے پہ بھی نہیں آرہے اور یہ دیکھیں انہوں نے جواب کیوں نہیں دیئے ہیں؟ یہ تو سراسر ناانصافی ہے، اس کو کمیٹی میں جانا چاہیئے اور ڈیپارٹمنٹ کو پابند بنانا چاہیئے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تو کمیٹی کو بھیج دیں ہم؟

محترمہ ریحانہ اسماعیل: بالکل بھیج دیں۔

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 600, asked by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Question No. 600 referred to the Committee concerned. Question No. 633, Sher Ali Afridi Sahib. Question No. 633, Sher Ali Afridi Sahib, (Not present) lapsed. Question No. 551, Mr. Adnan Khan Sahib.

جناب عدنان خان: میڈم! سوری، میں تو ابھی آیا ہوں کیونکہ وہاں ہماری میٹنگ تھی لیکن میڈم! اس میں میری یہ ریکویسٹ ہے کہ یہ جو کوئسچن ہے، اس کی جو ڈیٹیل ہے وہ مجھے نہیں ملی ہے ابھی تک، میں تو ابھی ایک میٹنگ Attend کر کے وہ سپیشل کمیٹی کی جو میٹنگ تھی، اس سے ابھی اٹھ کر آرہا ہوں لیکن میرے پاس اس کا کوئی وہ نہیں ہے، اگر آپ اس کو Reschedule کر دیں تو مہربانی ہو گی، Reschedule کر دیں میڈم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، یہ Next rota اس میں ہم ڈالیں گے، ٹھیک ہے۔

جناب عدنان خان: ٹھیک ہے میڈم، تھینک یو۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

565 _ جناب محمد نثار: کیا وزیر خزانہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضم اضلاع / سابق فاٹا کو این ایف سی ایوارڈ میں شامل کیا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو:

(i) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران این ایف سی ایوارڈ کے تحت ضم اضلاع کو ملنے والی رقم کی مکمل تفصیل ضلع وائز فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ رقم کون کونسی مد میں جاری کی گئی ہے اور کہاں کہاں کس طریقہ کار کے تحت استعمال کی گئی ہے؛

(iii) آیا موجودہ وقت میں مذکورہ فنڈ استعمال کیا جارہا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر خزانہ وقانون): (الف) جی نہیں۔

(ب) وضاحت کی جاتی ہے کہ این ایف سی ایوارڈ کے تحت ضم اضلاع کو کوئی رقم موصول نہیں ہوتی، البتہ فاٹا کے خیبر پختونخوا میں انضمام سے قبل کمیٹی برائے فاٹا ریفارمز 2016 کی رپورٹ (منسلک) میں تجویز کیا گیا تھا کہ این ایف سی کو وفاقی تقسیم شدہ پول میں دستیاب وسائل کا تین فیصد یعنی 90 ارب روپے سالانہ کی بنیاد پر مختص کرنا ہوں گے لیکن اس کے برعکس وفاقی حکومت نے پچیسویں آئینی ترمیم کے تحت سابق قبائلی علاقے فاٹا کو خیبر پختونخوا کے آباد علاقوں میں ضم کرنے کے بعد منتقلی کو ہموار کرنے کے لئے دس سالہ ترقیاتی منصوبہ تیار کیا گیا جس کے تحت خیبر پختونخوا کو ہر سال 100 بلین روپے ادا کئے جائیں گے جس پر پوری طرح عملدرآمد نہیں ہو سکا۔ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران وفاقی حکومت کی طرف سے گرانٹ کی صورت میں ملنے والی رقوم، مختص شدہ بجٹ اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔ (مطلوبہ تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئیں)۔

633 _ جناب شیر علی آفریدی: کیا وزیر انتظامیہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈپٹی کمشنر آفس پشاور میں آفیسرز کے استعمال کے لئے گاڑیاں موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ گاڑی نمبر AB-7001 ڈپٹی کمشنر آفس پشاور میں زیر استعمال ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ گاڑی کس آفیسر کے زیر استعمال میں کب سے ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(جواب ندارد)

اراکین کی رخصت

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب علی ہادی صاحب ایم پی اے، چار یوم کے لئے؛ جناب شرافت علی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ ملک عدیل اقبال صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب ارشد ایوب خان صاحب، منسٹر، آج کے لئے؛ ملک طارق اعوان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: Leave is granted. 'Call Attention Notices': Mr. Ijaz Muhammad, Makhdoomzada, Muhammad Aftab Haider and Ms. Sobia Shahid, MPAs, to please move their joint call attention notice No. 148. Mr. Ijaz Muhammad, Makhdoomzada, Muhammad Aftab Haider and Ms: Sobia Shahid please. (Not present) lapsed. Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his call attention notice No. 165, Ahmad Kundi Sahib, (Not present) lapsed.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا ضابطہ فوجداری مجریہ 2025 کا زیر غور لایا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No. 8 & 9: Minister for Law, on behalf of the honourable Chief Minister, to please move that the Code of Criminal Procedure, Khyber Pakhtunkhwa (Amendment) Bill, 2025 may be taken into consideration at once.

Mr. Aftab Alam Afridi (Minister for Law): Thank you Madam Speaker. I intend to move that the Code of Criminal Procedure, Khyber Pakhtunkhwa (Amendment) Bill, 2025 may be taken into consideration at once.

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the Code of Criminal Procedure, Khyber Pakhtunkhwa (Amendment) Bill, 2025 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 & 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 & 2 may stand part of the Bill? Those

who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 & 2 stand part of the Bill. Preamble and Long Title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا ضابطہ فوجداری مجریہ 2025 کا پاس کیا جانا

Madam Deputy Speaker: 'Passage Stage': Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, to please move that the Code of Criminal Procedure Khyber Pakhtunkhwa (Amendment) Bill, 2025 may be passed. Minister for Law, please.

Minister for Law: I intend to move that the Code of Criminal Procedure Khyber Pakhtunkhwa (Amendment) Bill, 2025 may be passed.

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the Code of Criminal Procedure Khyber Pakhtunkhwa (Amendment) Bill, 2025 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مجلس منتخبہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

(ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا قوانین مجریہ 2025)

Madam Deputy Speaker: The honourable Minister for Law and Chairman Select Committee, to please present in the House, report of the Select Committee on the Khyber Pakhtunkhwa Laws (Amendment) Bill, 2025, as reported by the Select Committee. Minister for Law, please.

Minister for Law: Thank you Madam Speaker. I wish to present the report of the Select Committee on Khyber Pakhtunkhwa, Laws (Amendment) Bill, 2025, in the House.

Madam Deputy Speaker: Report of the Select Committee is presented in the House.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا قوانین مجریہ 2025 کا زیر غور لایا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No. 11 & 12: Minister for Law and Chairman Select Committee, to please move that the Khyber

Pakhtunkhwa, Laws (Amendment) Bill, 2025 may be taken into consideration at once. Minister for Law, please.

Minister for Law: I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Laws (Amendment) Bill, 2025, as reported by the Select Committee, may be taken into consideration at once.

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Laws (Amendment) Bill, 2025 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 3 stand part of the Bill. Preamble and Long Title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا قوانین مجریہ 2025 کا پاس کیا جانا

Madam Deputy Speaker: 'Passage Stage': Honourable Minister for Law and Chairman Select Committee, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Laws (Amendment) Bill, 2025 may be passed. Please Minister!

Minister for Law: Thank you Madam Speaker. I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa Laws (Amendment) Bill, 2025 may be passed.

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Laws (Amendment) Bill, 2025 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

حکومت خیبر پختونخوا کے حسابات سے متعلق آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹیں برائے مالی سال 2020-21 اور 2021-22 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Madam Deputy Speaker: Honourable Minister for Law, to lay on the table of the House, the report of the Auditor General of Pakistan on the accounts of the Government of Khyber Pakhtunkhwa, for the years 2020-2021 and 2021-2022. Minister for Law, please.

Mr. Aftab Alam Afridi (Minister for Law): I wish to lay the performance audit report on Khyber Pakhtunkhwa, Emergency Rescue Services, Rescue 1122 for the audit year 2020-2021 and audit report on the accounts of KPOGCL, Energy & Power department, Khyber Pakhtunkhwa for the audit year 2021-2022, in the House.

Madam Deputy Speaker: They stand laid.

حکومت خیبر پختونخوا کے حسابات سے متعلق آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹیں برائے مالی سال 2020-21 اور 2021-22 کا پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے سپرد کیا جانا

Madam Deputy Speaker: Honourable Minister for Law, to please move that the report of the Auditor General of Pakistan performance audit report on Khyber Pakhtunkhwa, Emergency Rescue Service, Rescue 1122 of Audit year 2020-2021 and audit report on accounts of KPOGCL, Energy & Power department Khyber Pakhtunkhwa for the audit year 2021-2022 may be referred to the Public Accounts Committee. Minister for Law, please.

Minister for Law: I wish to move that the said reports may be referred to the Public Accounts Committee.

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the audit reports, as stated above, may be referred to the Public Accounts Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Audit reports are referred to the Public Accounts Committee. Ji, Ajmal Khan Sahib.

اجمل خان صاحب کا مائیک On کریں، جی اجمل صاحب۔

جناب اجمل خان: میڈم! قرارداد ہے، تھینک یو۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Ajmal Khan: I wish to move that rule 124 under rule 240 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 may be suspended and allow me to move the resolution, in the House.

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be suspended under rule 240, to allow the honourable Member, to move the resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Ji Ajmal Khan Sahib, please move.

قرارداد

جناب اجمل خان: شکریہ میڈم سپیکر، یہ متفقہ قرارداد ہے اور اس پر میرے دستخط ہیں اور ممبران اسمبلی کے دستخط ہیں، جن میں جناب انور زیب خان صاحب اور جناب شفیع اللہ صاحب۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ممبران کا نام بھی ذرا آپ بتائیں اجمل صاحب، ممبران کا نام لے لیں۔

جناب اجمل خان: جی، شفیع اللہ خان، PK-16، فضل شکور خان، PK-65، عبدالغنی خان۔ PK-71، اورنگزیب خان، PK-94 اور دیگر ساتھی۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، اب موو کریں۔

جناب اجمل خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا، موضوع مذمتی قرارداد:

ہر گاہ واضح ہو کہ وفاقی حکومت نے ضم شدہ اضلاع خیبر پختونخوا کے Accelerated Implementation Plan (AIP) کے لئے ایک سٹیئرنگ کمیٹی بذریعہ نوٹیفکیشن مورخہ 16 جنوری 2025 کو تشکیل دی ہے اور اس کمیٹی کو ضم شدہ اضلاع میں ترقیاتی سکیموں کی نشاندہی، ان کی سفارشات اور ان پر عملدرآمد، اور ان پر عملدرآمد Identification Recommendation & Execution کرانا ہے۔ وفاق کی جانب سے اس کمیٹی کی تشکیل اور قیام کا اقدام غیر قانونی غیر آئینی ہونے کے ساتھ ساتھ غیر جمہوری بھی ہے۔ علاوہ ازیں نیشنل فنانس کمیشن (NFC) کی سفارشات و معاہدات کے بھی خلاف ہے۔

یہ کہ اٹھارہویں آئینی ترمیم کے ذریعے تمام صوبوں کو خود مختاری حاصل ہوئی جس کی رو سے صوبائی حکومت اپنے تمام انتظامی، معاشی اور دیگر امور میں خود مختار ہے۔ اس کے علاوہ پچیسویں آئینی ترمیم سے ان ضم شدہ اضلاع کے تمام انتظامی، معاشی امور صوبائی حکومت خیبر پختونخوا کو تفویض ہوئے ہیں۔ ان اضلاع میں ترقیاتی سکیموں کی نشاندہی، ان کی سفارشات اور ان پر عملدرآمد کرانا صوبائی حکومت کا اختیار ہے مگر اس کے برعکس وفاقی حکومت اپنے سیاسی مفاد اور مذموم مقاصد کو پورا کرنے کے لئے صوبائی حکومت خیبر پختونخوا کے معاملات اور اختیارات میں براہ راست مداخلت کر کے آئین شکنی و قانون شکنی کی مرتکب ہوئی۔

یہ کہ آئین پاکستان کی رو سے وفاقی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ تمام صوبوں سے یکساں اور متوازی سلوک و رویہ اپنائے اور ان کے درمیان مساوات قائم و برقرار رکھے مگر وفاقی حکومت خیبر پختونخوا کے ساتھ بالعموم اور سابق فاٹا کے ساتھ بالخصوص غیر منصفانہ رویہ روا رکھے ہوئے ہے جس کی واضح مثال پچیسویں آئینی ترمیم کے بعد قبائلی اضلاع کے لئے AIP کی مد میں پہلے سو ارب روپے سالانہ ترقیاتی پیکج اور بعد میں این ایف سی ایوارڈ میں تین پرسنٹ حصہ کے حساب سے دس سالہ ترقیاتی پروگرام کی منظوری کے بعد ان کو اپنا حق و حصہ نہیں دینا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کئی سالوں سے ان اضلاع میں ترقیاتی کام نہیں ہوئے اور ان اضلاع کے عوام اپنے بنیادی و آئینی حقوق سے محروم ہیں۔ اس کے برعکس صوبائی حکومت، صوبہ خیبر پختونخوا نے اپنے حصے سے ان علاقوں کی تعمیر و ترقی کے لئے کثیر رقم خرچ کر کے اپنی ذمہ داری احسن طریقے سے نبھائی۔

یہ کہ اس سے قبل بھی سابق پی ڈی ایم حکومت نے اس طرح غیر آئینی، غیر قانونی اقدام کرتے ہوئے اس قسم کی ایک کمیٹی بنائی تھی جس کی بھرپور مخالفت و مزاحمت سابق صوبائی حکومت پی ٹی آئی نے کی تھی اور اس وجہ سے سابق مرکزی نگران حکومت نے اس کمیٹی کا اعلامیہ نوٹیفکیشن واپس لے کر کمیٹی کو ختم کر دیا گیا ہے۔

لہذا ہم اس قرارداد کی رو سے وفاقی حکومت کے اس غیر آئینی، غیر قانونی اور غیر جمہوری اقدام کی مذمت کرتے ہیں اور اس کی بھرپور مخالفت کرتے ہیں۔ ہم اس مقدس ایوان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وفاقی حکومت کو اس غیر آئینی و غیر قانونی فعل سے باز و ممنوع رکھنے کے لئے اقدامات کئے جائیں اور وفاقی حکومت سے مطالبہ کیا جائے کہ فی الفور اس کمیٹی کو ختم کرے اور صوبائی حکومت خیبر پختونخوا کے معاملات

اور اختیارات میں مداخلت سے باز رہے۔ اگر وفاقی حکومت اس غیر قانونی و غیر آئینی فعل سے باز نہ آئی اور نوٹی فکیشن واپس نہ لیا تو اس نوٹی فکیشن کو ہر فورم پر چیلنج کیا جائے گا۔ اس بابت متفقہ قرارداد اس ایوان سے منظور کی جائے اور ضروری کارروائی فی الفور کی جائے۔ تھینک یو میڈم سپیکر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جناب اجمل خان صاحب! اس طرح اس پر پہلے قرارداد پیش ہوئی ہے کہ نہیں؟

جناب عدنان خان: جی میڈم سپیکر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی جی، عدنان خان۔

جناب عدنان خان: میں رولز کے اوپر بولنا چاہتا ہوں میڈم سپیکر، رولز میں ہے، ہم قرارداد کی As such مخالفت نہیں کر رہے ہیں کیونکہ ہمارے بھائی ہیں لیکن یہاں پر رولز کی Violation ہو رہی ہے۔ یہ پہلے بھی ٹیبل ہو چکی ہے اور Multiple reasons جو ہیں وہ قرارداد میں نہیں ہوتیں، قرارداد Specific ہوتی ہے، یہ اتنی لمبی کہانیاں قرارداد میں نہیں ہوتی ہیں۔ پہلے بھی ہم آپ کو بتا چکے ہیں، رولز پڑھ لیں، رولز کے مطابق یہ ہاؤس چلنا چاہیئے، رولز کے بغیر ہاؤس نہیں چلے گا۔ ہم Identify کریں گے، آپ لوگ پاس کر لیں لیکن یہ رولز کی ایک Violation ہو رہی ہے اور رولز کے خلاف ایک قرارداد آپ پیش کر رہے ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جناب آفتاب عالم صاحب۔

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): شکریہ میڈم سپیکر۔ عدنان صاحب نے بتایا، کچھ دوستوں نے اعتراض کیا لیکن اس حوالے سے کوئی قرارداد یہاں سے میڈم سپیکر! اسمبلی سے پاس نہیں ہوئی کیونکہ سٹیئر نگ کمیٹی 16 جنوری کو Notify کی گئی ہے، جعلی فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے، تو یہ اس کے خلاف ایک مذمتی قرارداد ہے اور اس سے پہلے جو اجمل خان صاحب نے قرارداد پیش کی تھی وہ آپ کو لگتا ہو گا کہ Same nature کی ہے لیکن وہ سٹیئر نگ کمیٹی کے حوالے سے نہیں تھی، وہ General جو AIP Projects میں انہوں نے فنڈز کی ریلیز روکی ہوئی تھی، اس کے حوالے سے تھی۔ یہ Specifically جو انہوں نے AIP projects allocation, identification, execution کے لئے پراونشل گورنمنٹ کی اٹانومی کو چیلنج کرتے ہوئے، روندتے ہوئے انہوں نے یہ اقدام اٹھایا ہے جو کہ پراونشل اٹانومی کے بھی خلاف ہے اور فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ اس طرح کا کوئی مطلب ان کو حق حاصل

نہیں ہے کہ وہ کسی صوبے کے اس جیسے انتظامی یا فنانشل معاملات میں Interference کر سکے۔ تو یہ اس حوالے سے تھی جو سٹیئر نگ کمیٹی انہوں نے Recently notify کی ہے۔ تھینک یو جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جناب ارباب عثمان صاحب۔

ارباب محمد عثمان خان: میڈم! اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اجمل صاحب نے، ہمارے Colleague نے جو ریزولیوشن پیش کی ہے اور خاص کر Merged districts کے لئے، تو اس میں ایشوز آرہے ہیں، اس میں کوئی شک بھی نہیں ہے کہ ہمارا پورا صوبہ پختونخوا محروم رہا ہے لیکن اس قرارداد میں جو Violation کا ذکر کیا گیا ہے، اس کا کوئی ذکر ہی نہیں کہ Violation actually کیا ہوئی ہے؟ ہمیں پتہ نہیں ہے کہ ہم کیا قرارداد پیش کر رہے ہیں؟ تو آپ اگر اس میں Specify کر دیں کہ جو کمیٹی تشکیل دی گئی ہے وہ کیسے Violate اس کو کر رہی ہے اور آیا اس میں Deprivation of the Provincial Assembly کا جو ذکر کیا ہے؟ تو اگر وہ کر دیں تو ہمیں بہتر پتہ ہو گا کہ ہم کس کو Endorse کر رہے ہیں۔ شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی آفتاب صاحب۔

وزیر قانون: میڈم! جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا، ارباب صاحب کا جو کوئسچن ہے جو ان کی observation ہے، اس کے اوپر، دیکھیں Eighteenth amendment کے بعد پراونشل اٹانومی ہے اور Twenty-fifth amendment کے بعد Merged districts in KPK خیبر پختونخوا صوبے میں Merged ہو چکے ہیں تو Merged districts related جتنے بھی ڈیویلپمنٹل معاملات ہیں، فنانشل معاملات ہیں، ایڈمنسٹریٹیو معاملات ہیں، ان کی Identification, execution جو ہے وہ Wholly solely اختیار بنتا ہے پراونشل گورنمنٹ کا۔ اب فیڈرل گورنمنٹ ہمارے کافی سارے اے آئی پی پراجیکٹس جو ہیں وہ Ongoing ہیں، اس میں ایک طرف تو انہوں نے تقریباً چھ سات مہینوں سے ریلیز روکی ہوئی ہے، دوسری طرف پراونشل گورنمنٹ نے اپنے فنانسز سے ان Ongoing schemes کو جو ہے وہ ریلیز زکی ہوئی ہیں تو How can it be possible کہ ابھی فیڈرل گورنمنٹ جو ہے وہ پلاننگ ڈویژن جو ہے ان کا، ایک پلاننگ سیکرٹری اس کو چیئرمین بناتے ہیں، ایک تو یہ بھی Violation ہے کہ گورنر صاحب جو کے پی گورنر ہیں، اس کو ممبر لے لیتے ہیں سٹیئر نگ کمیٹی میں اور سٹیئر نگ کمیٹی کا کام کیا ہو گا کہ وہ ان Developmental schemes کو جو AIP کے Under آتی

ہیں ان کی Identification کریں گے، Execution کریں گے، Allocation کریں گے، تو یہ وہ کر نہیں سکتے میڈم سپیکر! تو اس وجہ سے یہ ایک مذمتی قرارداد ہے، جو اقدام فیڈرل گورنمنٹ نے کیا ہے، وہ سراسر قانون اور آئین شکنی ہے اور اس کی ہم مذمت بھی کرتے ہیں اور اس کو ہر فورم پر چیلنج بھی کریں گے جی، تھینک یو۔

ارباب محمد عثمان خان: میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی ارباب عثمان صاحب کا مائیک On کریں پلیز۔

ارباب محمد عثمان خان: میرا یہ سوال یہ تھا کہ ہم ابھی جب سے Merged districts merged ہوئے ہیں اور جو ان کا Right تھا وہ تو آپ چھوڑیں، Merged districts تو میرا خیال ہے کہ جب فاٹا ہوتا تھا اس سے بدتر ہو چکا ہے۔ میں آپ کے ساتھ بالکل اس پر Onboard ہوں آفتاب صاحب، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا اگر اس میں گورنر کو ہم کوئی Onus یا ذمہ داری ڈالتے ہیں، وہاں پر ان کی فیڈرل گورنمنٹ ہے تو اگر وہ یہ ذمہ داری لے رہے ہیں تو پھر تو ہم ان کو Accountable کر سکتے ہیں۔ میری صرف Observation، یہ بالکل ہمارے صوبے کا Right ہے لیکن دس سال، پندرہ سال پختونخوا کے ساتھ Merged districts کو اپنے حقوق نہیں ملے تو آیا اس کی Spirit یا Justification دیکھنا پڑے گی اور اس کمیٹی میں آپ نے گورنر اور پلاننگ ڈویژن کا تو ذکر کیا ہے لیکن آیا اس میں صوبائی اسمبلی کے اراکین کی Representation یا صوبائی اسمبلی کی بالکل ہی نہیں ہے؟ میری یہ تجویز ہو گی کہ اگر یہ ہم ایک مختلف زاویئے سے اس کو دیکھ رہے ہیں اور اس کی Basis پر اگر Merged districts کو کچھ فائدہ ہوتا ہے تو Instead of rejecting this میرے خیال میں اس کو ذرا دیکھ لیں کہ اس کی Intent کیا تھی اور اس کی Justification کیا تھی؟ شکریہ۔

جناب عدنان خان: میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی عدنان صاحب۔

جناب عدنان خان: میڈم سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا، ہم قرارداد کے اس طرح خلاف نہیں ہیں لیکن یہاں پر آپ ذرا Rule 123 دیکھ لیں Right to move resolution تو اس میں ایک پیرا ہے، اس Explanation پہ چلے جائیں تو اس میں لکھا ہے:

"*Explanation.-* "General public Interest" means a matter of interest at Provincial or National level and does not include

development projects for which resources, feasibility reports and other technical requirements are pre-requisite."

تو ہم یہ کہتے ہیں قرارداد لے آئیں، تھوڑا سا طریقے کے ساتھ لے آئیں، ہمیں کوئی اس کے اوپر اعتراض نہیں لیکن یہاں پہ Rules کی Violation کی میں بات کر رہا ہوں اور میں آپ کو حوالہ 123 کا میں نے دے دیا ہے میڈم سپیکر! باقی یہ ہمارے بھائی ہیں، ہم ان کے ساتھ ہیں لیکن Rules کی Violation کہ ہم بیٹھے ہوئے ہیں، ہمیں پتہ ہے کہ Rules کا کیا ہیں، کم از کم وہ ہم نہیں ہونے دیں گے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو عدنان صاحب، میرے خیال سے قرارداد کے جو Favour میں ہیں، وہ ذرا کھڑے ہو جائیں، دیکھتے ہیں کہ کیا ہے جی، جو لوگ قرارداد کو Favour کرتے ہیں، وہ پلیز اپنی اپنی سیٹوں پہ کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر اراکین اسمبلی اپنی اپنی نشستوں کے سامنے کھڑے ہو گئے)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: سیکرٹری صاحب! کاؤنٹ پلیز۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: تو Favour میں کتنے ہو گئے؟ Twenty nine(29). اچھا، اب آپ لوگ تشریف رکھیں، جو مخالفت کرتے ہیں، پلیز آپ لوگ ذرا اپنی اپنی سیٹوں پہ مہربانی کر کے کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر اراکین اسمبلی اپنی اپنی نشستوں کے سامنے کھڑے ہو گئے)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: پلیز سیکرٹری صاحب! پلیز کاؤنٹ۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Against three. The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously, by majority.

(Interruption)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: ہوتا ہے کبھی کبھی عدنان صاحب، پلیز تشریف رکھیں۔

(شور اور قہقہے)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: نہیں نہیں، پلیز، پھر، پھر کریں گے، پھر کریں گے، یہ ہمارا آخری وہ نہیں ہے۔

<u>جناب عدنان خان</u>: نہیں میرا جو پوائنٹ تھا، یہ کہ ریکارڈ پہ آ گیا نا سر، میرا مقصد تھا کہ یہ ریکارڈ پہ آنا چاہیئے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، By majority۔ Twenty nine (29) اور Three (3)۔ جی اجمل خان صاحب! اجمل خان صاحب کا مائیک On کریں۔

جناب اجمل خان: شکریہ میڈم سپیکر۔ **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ میڈم سپیکر! 13 جنوری کو ہم نے ادھر ایک قرارداد پیش کی کہ NMDs, Newly merged districts کا حصہ Three percent NFC میں اور اس ہاؤس، اس اسمبلی نے متفقہ طور پر پاس کی۔ 16 جنوری کو وفاقی حکومت نے عجلت میں ایک سٹیئرنگ کمیٹی بنائی جو کہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ غیر آئینی ہے، غیر قانونی ہے اور غیر جمہوری ہے، اس لئے کہ Eighteenth amendment کے بعد 2018 کو Merger complete ہو گیا Merging agreement، 2019 سے اس ہاؤس میں قبائل کے نمائندے بیٹھے ہیں اور ہم اس صوبے کا حصہ ہیں، علی امین خان ہمارے وزیر اعلیٰ ہیں، عدنان صاحب کھڑا ہوتا ہے، مجھے تو افسوس ہوتا ہے ارباب صاحب، یہ جمہوریت کی بات کرتے ہیں تو اگر آپ جمہوریت کی بات کرتے ہیں تو آج کالا قانون ایف سی آر فاٹا میں نہیں ہے قبائل میں، قبائل آج دو بندوں، پولیٹیکل ایجنٹ اور گورنر کے رحم و کرم پر نہیں ہیں، آج Merged ہو گیا، ہم اس صوبے کا حصہ ہیں، قبائل کے نمائندے ادھر بیٹھے ہیں، جو بھی ہو گا قبائلی بیلٹ میں ترقی کے لئے، امن کے لئے، ہمارے AIP کے لئے، وہ اس قبائلی نمائندوں کے ذریعے ہو گا اور اس اسمبلی کے ذریعے اور صوبائی حکومت کے ذریعے ہو گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جناب اجمل خان صاحب! میرے خیال سے آپ کی قرارداد پاس ہوئی ہے، اس پر مزید ہم وہ نہیں کر سکتے پلیز۔ جناب مشتاق غنی صاحب، مشتاق غنی صاحب کا مائیک On کریں۔ پلیز اجمل صاحب، پلیز آپ کی قرارداد پاس ہوئی ہے پلیز۔

جناب مشتاق احمد غنی: مائیک۔ تھینک یو میڈم سپیکر! یہ ایوان وفاقی حکومت کے اس فیصلے کی شدید مذمت کرتا ہے جس کے تحت۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مشتاق غنی صاحب! پلیز مشتاق غنی صاحب! آپ قرارداد پاس کرنا چاہتے ہیں؟

جناب مشتاق احمد غنی: جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب مشتاق احمد غنی: پہلے قرارداد پیش کروں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب مشتاق احمد غنی: یہ ایوان وفاقی حکومت کے اس فیصلے کی شدید مذمت کرتا ہے جس کے تحت یوٹیلٹی سٹورز کو بند کرنے اور یوٹیلٹی سٹورز کارپوریشن کی کارروائیاں معطل کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یوٹیلٹی سٹورز کا قیام عوام کو سستے اور ضروری اشیاء کی فراہمی کے لئے کیا گیا تھا تاکہ غریب اور متوسط طبقہ اپنے روزمرہ کے ضروری سامان کو مناسب قیمتوں پر حاصل کر سکے۔ آج کے دور میں جہاں مہنگائی نے عوام کی زندگی اجیرن بنا دی ہے، یوٹیلٹی سٹورز کا بند ہونا عوام کے لئے ایک بڑا سانحہ ہے کیونکہ اس وقت کوئی اور ذرائع موجود نہیں جہاں لوگ سستے اور معیاری اشیاء خرید سکیں۔ خاص طور پر رمضان شریف کا مہینہ قریب ہے اور اس مہینے میں عوام کو سستی اور معیاری اشیاء کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ اپنی روزمرہ کی ضروریات کو پورا کر سکیں۔ ایسے میں حکومت کا یہ اقدام عوام پر مزید بوجھ ڈالنے کے مترادف ہے۔ یہ ایوان اس فیصلے کو نہ صرف ظالمانہ بلکہ افسوسناک سمجھتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ فوری طور پر اس فیصلے کو واپس لے اور عوام کی مشکلات کو کم کرنے کے لئے ٹھوس اقدامات کرے۔ یہ ایوان صوبائی حکومت کے ذریعے وفاقی حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اگر واقعی عوام کی خدمت کرنا چاہتی ہے تو یوٹیلٹی سٹورز کو بند کرنے کا فیصلہ واپس لے کر عوام کے فائدے اور حق میں فیصلہ کرے۔ یہ ایوان اس ظلم کے خلاف آواز اٹھاتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ یوٹیلٹی سٹورز کی بندش کا فیصلہ فی الفور واپس لیا جائے۔

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously. Ji, Arbab Usman Sahib.

ارباب محمد عثمان خان: شکریہ میڈم سپیکر۔ میری انفارمیشن میں یہ آیا ہے کہ وفاقی سطح پر ایک National Action Taskforce بنائی جا رہی ہے اور اس میں تمام صوبوں سے وہ Personnel لیں گے، لوگ لیں گے اور میری اطلاعات کے مطابق اس میں ہماری جو انتہائی اہم ایک فورس ہے فرنٹیئر کنسٹبلری، اس کو بھی ہو سکتا ہے کہ اس میں ضم کیا جائے۔ میں ہاؤس سے یہ ریکویسٹ کروں گا کہ پختونخوا وہ صوبہ ہے جو پچھلے پچاس سالوں سے دہشتگردی کا سامنا کرتا آرہا ہے اور ہم پاکستان کے لئے Front lines پہ جنگ کر رہے ہیں، اگر اس کو آپ ایف سی کو اس میں ضم کرتے ہیں جس میں ہمارے تقریباً 30 ہزار Employees ہیں تو صوبے کے کیا حالات ہوں گے۔ دوسری، By definition اگر آپ اس

National Reserve ہے کہ In proposal کو دیکھیں تو اس کا نام رکھا گیا ہے Taskforce
Taskforce تو ہمیں یہ بتایا جائے کہ اس کے مقاصد کیا ہوں گے اور یہ صرف فیڈرل کے لئے ہو گی، اس کی Composition کا بھی ہمیں بتایا جائے کہ اگر پنجاب ان کے پاس زیادہ لوگ ہوں گے تو آیا پھر ان کو زیادہ ترجیح اس میں دی جائے گی اور ہمارا پختونخوا اس ٹائم جو دہشتگردی سے Merged districts، صوبہ دہشتگردی کا شکار ہے اور Suffer ہو رہا ہے، اس کا کیا ہو گا اور میری ہاؤس سے یہ ریکویسٹ ہو گی کہ ہم Unanimously ایک تو اس کو Reject کریں اور کسی کو بھی یہ اجازت نہ دیں، بلکہ ہمیں اور اس میں فورسز چاہئیں اور ایف سی کو Expand کیا جائے اور یہ Permission کسی کو نہیں ہو گی اور یہ پیغام بھی ہم فیڈرل گورنمنٹ کو پہنچائیں کہ ہماری ایف سی ہمیں یہاں پہ ضرورت ہے، ہم پاکستان کی جنگ لڑتے رہے ہیں، بے انتہا ہمارے اس میں شہداء ہیں، قربانیاں دی ہیں۔ ابھی آپ Merged districts اور پختونخوا کے حالات Settled areas میں دیکھیں تو وہاں Insurgency عروج پر ہے، تو ہم اس کی اجازت نہیں دیں گے اور ہمیں یہ پیغام پہنچانا چاہیئے کہ پہلے ہمیں اس کی تفصیلات دیں اور ایف سی کی اجازت یہ نہیں دی جائے گی کہ آپ اس کو اس میں ضم کریں۔ میڈم! ایک ضروری۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> شکریہ ارباب صاحب، ابھی تک جس طرح آپ کو کسی سے اطلاع ملی ہے، کوئی خاص Written یا کچھ اس طرح تو نہیں ہے۔

<u>ارباب محمد عثمان خان:</u> بالکل میڈم! نیشنل اسمبلی سیکرٹریٹ کی ویب سائٹ پر جائیں اور آن لائن بھی دیکھیں تو اس پر باقاعدہ ڈسکشن ہو چکی ہے اور میرا خیال ہے اور میرا اندازہ ہے کہ اس کے لئے کمیٹی بھی تشکیل دی جا چکی ہے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> ٹھیک ہے۔ جناب وزیر قانون آفتاب عالم صاحب، نثار خان صاحب۔

(اذان عصر)

<u>جناب محمد نثار:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تهينک يو۔ ميډم سپيکر صاحبه۔ څنګه چې دلته زمونږه يو فاضل ممبر قرارداد وړاندې کړو۔ فيډرل ګورنمنټ چې کومه ستيئرنګ کميټي جوړه کړې ده د ايکس فاټا د بجټ په حواله سره، او د هغې، ستاسو توجه به لږه غواړم سپيکر صاحبه، په هغې باندې خو مختصر بحث اوشو خو زه يو دوه درې پوائنټونه داسې دی چې هغه لږ دې ټول هاؤس توجه هغې ته رااوړل غواړمه۔ څنګه چې سرتاج عزيز کميټئ سفارشات مرتب کړی وو،

پنځویشتم آئینی ترمیم کیدلو او کوم Commitment مونږ سره شوے وو چې په ایکس فاټا باندې به د این ایف سی ایوارډ درې فیصده برخه خرچ کیږی، په وجه د دې چې دغه علاقې د ترقئی نه محرومه پاتې شو دی د اویا کالو نه، چې دا د Down districts په شان Develop شی او رااوچتې شی په هرې حوالې سره، مونږ چې د کله نه دې هاؤس ته راغلی، یو مسلسل مونږه که ټریژری بنچز دی او که اپوزیشن ممبران، د هغوی توجه دې ته رااړول غواړو چې د پختونخوا صوبې مسائل د قبائلی اضلاع د مسائلونه جدا دی۔ د قبائلی اضلاع مسئله ډیره زیاته حساسه ده، یو خواه د Law and Order situation خراب دے نو بل اړخ ته چې کوم دے Developmental sector کښې څه کار هم نه کیږی او زمونږ سره چې کوم په پنځویشتم آئینی ترمیم کښې Commitment شوے وو د Three percent د این ایف سی ایوارډ شیئرز چې په قبائلی اضلاع به خرچ کیږی، هغه تر اوسه پورې خرچ نه شول۔ بیا دا کمیټی چې د کله نه جوړه شوله، یو هفته لس ورځې کیږی، نو یو امید مو پیدا شو چې د قبائلی اضلاع چې کوم حق دے هغه به په حقیقی معنو کښې واقعی چې د قبائلی اضلاع په عوامو باندې خرچ شی (تالیاں) ځکه چې د 2018 نه واخله د 2024 پورې د پنځویشتم کال روان شو 2025، زمونږ د قبائلی اضلاع فنډ په قبائلی اضلاع نه دے لګیدلے، په تیر Tenure کښې په ملاکنډ ډویژن کښې او په نورو اضلاع کښې چې خرچ شوے دے، نو زمونږ سره دا یره ده هسې نه چې که دغه فنډ بیا پراونس ته دې صوبې ته ورکړے شی او هغوی ئې زمونږ په اضلاع باندې نه خرچ کوی نو د دې ګارنټی ګورنمنټ مونږ ته څه راکولې شی چې دا ګنې به خامخا په قبائلی اضلاع باندې خرچ کیږی؟ دلته خو صورتحال دا دے چې د پختونخوا د صوبې چې کوم بجټ دے نو د قبائلی اضلاع نه درې ممبران د اپوزیشن دی، د صوبې د حکومت فکر او سوچ دومره وړوکے دے چې هغه درې ممبران قدرې نه شی برداشت کولے چې هغوی ته فنډ ورکړلے شی، Non-elected خلقو ته ئې فنډز ورکړل، زما د حلقې فنډ ئې راغستے دے او Non-elected کسانو ته ئې په دریو تقسیم کړل، نو که یو طرف ته ته وائې چې فیډرل ګورنمنټ ناانصافی کوی چې د قبائلی اضلاع چې کوم فنډ دے د هغې د پاره سټیرنګ کمیټی جوړوی چې دا د په قبائلی اضلاع باندې

خرچ شی، دا د صوبې حق دے، نو بل طرف ته خو دا گورنمنټ هم بې انصافی کوی چې درې ممبران د قبائلی اضلاع چې د اپوزیشن نه دی، هغه نه شی برداشت کولے چې هغوی ته فنډ ورکړی، چې هغه ئې په خپله حلقه کښې خرچ کړی یا Identification اوکړی یو Elected representative د خپلې حلقې چې ورته پته وی چې کوم ځائې ته، کوم U/C ته د اوبو د سکیم ضرورت دے، کوم کلی ته د بجلئی ضرورت دے، کوم کلی ته د سکول ضرورت دے، چې هغه Identification اوکړی او په هغې DDAC رااوغوښتلې شی، DDAC چې کوم دے د Elected representatives په وینا نه راغوښتلې کیږی او د Non-elected خلقو د پاره DDAC meetings کیږی او هغوی هلته فنډز خرچ کوی، ولې دا بې انصافی نه ده، دا زیاتے نه دے؟ دا چې کوم دے اخلاقی طور باندې یا قانونی طور باندې تاسو له خوند درکوی چې یو Non-elected سړی ته فنډ ورکړے شی، نو په دغه باندې تاسو ته لږ غور کول پکار دی۔ میډم سپیکر صاحبه! په قبائلی اضلاع کښې او خاص کر باجوړ کښې صورتحال دا دے چې دریمه او څلورمه ورځ ده چې آپریشن روان دے، مونږ څنګه وایو چې د قبائلی اضلاع مسئلې د پختونخوا نه، د Down Districts نه بدلې دی، مونږ په تیر 22 تاریخ جنوری باندې باجوړ کښې جلسه کوله، عوامی نیشنل پارټئی د ستر رهبر فخر افغان، فخر ایشیاء باچاخان بابا او د ولی بابا برسئ پروگرام مو تا Ban کړے وو، مونږ ته هلته چې کومه ضلعی انتظامیه ده هغې NOC رانکړله چې یره حالات خراب دی، تاسو جلسه نه شئ کولې۔ بیا په شپږیشتم تاریخ باندې د ټول باجوړ سیاسی او اولسی مشرانو امن پاڅون کولو د بدامنئ خلاف، چې یره په دې وطن کښې بدامنی ده، آپریشنې روانې دی او قام په اعتماد کښې نه دے اغستلے شوے، اولس په اضطراب کښې دے، یو ویره او خوف دے او دلته چې کوم دے ملټری فورسز آپریشنې شروع کړلې، خلق د ډیر لوئې غم او درد او تکلیف سره مخامخ دے۔ نو په هغه شپږیشتم تاریخ چې کوم امن پاڅون کیدو، ضلعی انتظامیې هغې ته اجازت ورنکړلو چې هلته امن پاڅون اوکړلے شی، یعنی ته چې د امن د پاره رااوځې، امن د ریاست نه غواړې نو هم تا ته صوبائی او وفاقی حکومت اجازت نه درکوی چې ته به د امن د پاره نه رااوځې، یعنی امن غوښتل په دې ریاست

کبنې جرم گرځېدلے دے ، نو مونږه صوبائی حکومت ته دا وایو چې یا خو تاسو پخپله باندې د دې بدامنئ خلاف اونرشپ واخلئی او په دې صوبه کبنې په هر حوالې سره امن قائم کړئ او چې د کومو محکمو او د کومو ادارو ډیوټی ده، د چا Responsibility ده، هغوی ته آرډرز جاری کړئ او دا اوښایئ چې دا ستاسو آئینی او قانونی اختیار دے چې تاسو آرډرز ورکولې شئ بطور، بحیثیت چیف ایگزیکټیو خو که چرته هغې باندې تاسو غور نه شئ کولے ، یو منټ میډم سپیکر صاحبه! که چرې تاسو هغې ته آرډرز نه شئ جاری کولے نو بیا چې کومه سټیئرنگ کمیټی فیډرل گورنمنټ د قبائلی اضلاع د پاره جوړه کړې ده، چې په هغې کبنې به د قبائلی اضلاع ممبران وی، ایم این ایز به وی، ایم پی ایز به وی او هغه به کوشش کوی چې دغه فنډز په قبائلی اضلاع کبنې په هر حوالې سره اولگوی، دا به پکبنې نه وی ستاسو د گورنمنټ په شان چې یره د فلانې خو د اپوزیشن ممبر دے ، ده ته فنډز مه ورکوئ، دا سې ده کنه خان لالا، چې یره دا خو د اپوزیشن ممبر دے ، ده ته فنډز مه ورکوئ ځکه تاسو یو اپوزیشن ممبر چې منتخب شی۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> شکریہ جناب نثار باز صاحب، شکریہ، تھینک یو۔آپ کی قرارداد پاس ہوئی ہے، تھینک یو نثار باز صاحب، میں بالکل آپ کی بات سمجھ رہی ہوں،آپ کی قرارداد پاس بھی ہوئی ہے،شاید آپ کو بھی پتہ ہے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> بالکل سمجھ رہی ہوں،آپ کی بات نثار باز صاحب،آپ Windup کریں،آپ کی قرارداد اسمبلی سے پاس ہوئی ہے تو اس پہ مزید تقریر کرنے کی یا اس پر زور سے ڈسکشن کرنے کی ضرورت نہیں ہے As per rules، ان شاء اللہ اس پر ہم کام کریں گے اور پورا اس پہ ہمارے۔۔۔۔۔

<u>جناب محمد نثار:</u> میڈم سپیکر صاحبہ! میں بھی چاہتا ہوں کہ یہ اسمبلی رولز آف بزنس پہ چلے لیکن اسمبلی تو ہمیشہ آپ لوگ روایات پہ چلا رہے ہیں۔ ایک دفعہ کہتے ہو کہ اسمبلی رولز آف بزنس پہ چلے گی، جب ہم بات کرنے جا رہے ہوتے ہیں اور جب آپ لوگ، ٹریژری بنچز کا بندہ بات کرنے کے لئے اٹھ جاتا ہے۔۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> نہیں، نثار باز صاحب۔

جناب محمد نثار: تو آپ کہتے ہو کہ بھئی نہیں یہ تو روایات پہ چلتی ہے، یہ دوغلا پن چھوڑ دیں اور جس طرح سب ممبران اسمبلی کو ایک جیسا Treat کرنا چاہیئے۔ میډم سپیکر صاحبه! زه خپله ختمول غواړمه، دا یو غیر جمهوری او غیر سیاسی Approach دے چې یو Elected representative یو سړے نه شي برداشت کولے په دې خاطر باندې، دا د عوامو د مینډیټ توهین دے چې یو سړے قوم منتخب کړے وی او فارم پینتالیس باندې راغلے وی او په سینتالیس نه وی راغلے او دلته به چې کوم دے چیف ایګزیکټیو آرډر جاری کوی چې دغه Elected representative په Recommendation باندې به فنډ نه خرچ کیږی، دا به Non-elected خلق خرچ کوی، نو دا خزانه چې ده د چیف ایګزیکټیو ده، که دا د پراونس خزانه ده او که دا د فیډرل خزانه ده؟ دا د دې قوم د ټیکسونو نه جمع شوی روپئی دی، دا د چا ذاتی خزانه نه ده او نه د چا ذاتی د پلار خزانه نه ده، دا به د اولس په رائې باندې چې کوم دے خرچ کیږی او چې اولس څه غواړی هغه شان به کیږی۔ ډیره زیاته مننه، ډیره مهربانی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جناب نثار باز صاحب، جناب نثار باز صاحب! آپ ایڈجرنمنٹ موشن لے آئیں، اس پر ہم بحث کریں۔ نہیں عدنان صاحب، جی عبدالغنی صاحب۔

جناب عبدالغنی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو، میڈم سپیکر صاحبہ۔

جناب عدنان خان: میڈم سپیکر، ایک منٹ میں بات کرنا چاہتا ہوں، میرا نام لیا گیا ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جناب وزیر قانون صاحب، ایک منٹ عدنان صاحب۔

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): شکریہ میڈم سپیکر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آپ پہلے آفتاب عالم صاحب کو سنیں، پھر آپ کی باری آئے گی۔ آپ بیٹھیں پلیز۔

وزیر قانون: میڈم سپیکر صاحبہ! جو ارباب عثمان صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر پہ ایف سی سے Related-----

(قطع کلامی)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آفتاب عالم صاحب! پلیز، عدنان صاحب کو بہت جلدی ہے، آپ پلیز۔

وزیر قانون: چلیں جی۔

جناب عدنان خان: یہ میرا Right ہے، .This is my right

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، عدنان صاحب۔

جناب عدنان خان: تھینک یو، میڈم سپیکر صاحب! میرے معزز ممبر نے میرا نام لے کر مجھے مخاطب کیا ہے، حالانکہ میں نے اس کو کہہ دیا کہ ہم آپ کے مخالف نہیں ہیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں، ہم نے صرف میں نے رولز کا حوالہ دیا ہے۔ دوسری بات جو ہے، نثار باز نے بڑی مفصل بات کی ہے، میں نے Rules کا حوالہ دیا ہے کہ یار! بالکل اگر آپ کہتے ہیں کہ یہ کمیٹی ٹھیک نہیں ہے لیکن وہ کمیٹی جو بنی ہے، وہ منتخب نمائندوں کی بنی ہے، آپ لوگوں کی گورنمنٹ کی طرح نہیں کہ غیر منتخب نمائندے جو فارم سینتالیس والے ہیں یا فارم پینتالیس والے ہیں، یہاں پہ فارم پینتالیس والے ہیں یا سینتالیس والے ہیں، وہ کہتے ہیں ڈگری ڈگری ہوتی ہے چاہے اصلی ہو چاہے جعلی ہو، یہاں پہ ہم بیٹھے ہوئے ہیں، ان شاء اللہ Rules کے مطابق ہم اس ہاؤس کو آپ کے ساتھ چلا رہے ہیں لیکن آپ کی گورنمنٹ کا یہ شیوہ ہے کہ وہ Un-elected representatives کے ذریعے فنڈز بھی تقسیم کرتی ہے۔ یہ جو سٹیئرنگ کمیٹی بنی ہوئی ہے، اس میں کہیں پہ Un-elected بندے کا ذکر نہیں ہے کہ اس میں Un-elected بندہ بیٹھے گا، ٹھیک ہے آپ کی Reservations اپنی جگہ ہیں، وہ میری بھی ہیں، میں بھی اس Reservation میں آپ کے ساتھ ہوں۔ آپ نے میرا نام لے کر میں اس لئے Personal explanation کے اوپر جو ہے ناں آپ کو جواب دے رہا ہوں۔ اس طرح کا جو بھی معاملہ ہو، پہلے ہمارے ساتھ مشورہ کر کے، ان شاء اللہ ہم ایک Page پہ ہوں گے، اس طرح نہیں ہے کہ ہم آپ کے ساتھ مخالفت میں جا رہے ہیں لیکن بہر حال کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں کہ بغیر مشورے سے پھر اس میں بدمزگی آ جاتی ہے لیکن رہی بات گورنمنٹ کی، وہ میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ جب اس کے اوپر قدغن لگاتے ہیں فیڈرل گورنمنٹ کے اوپر، تو اپنا رویہ بھی تھوڑا درست کر لیں، ٹھیک کر لیں۔ ایک ہمارے معزز منسٹر صاحب ہیں،، وہ کہتے ہیں کہ اپوزیشن والوں کے لئے صرف ہنسا کرو، کام نہ کیا کرو، تو ٹھیک ہے یار! کام نہ کیا کرو لیکن ہم یہاں پہ ان شاء اللہ آپ کو چھوڑیں گے بھی نہیں، اس طرح اگر آپ لوگ کہیں کہ اس طرح اسمبلی چلے گی، تھینک یو سپیکر صاحبہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شکریہ عدنان صاحب، شکریہ عدنان صاحب۔ جناب آفتاب عالم صاحب!

وزیرقانون: شکریہ میڈم سپیکر۔ عدنان صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں اور آپ سے ریکویسٹ ہو گی کہ یہ جو قرارداد پیش ہوئی ہے، انتہائی اہمیت کی حامل ہے، یہ ہماری پراونشل اٹانومی کا سوال ہے تو اس کو اگر Unanimously pass کر دیں تو بہتر ہو گا۔ دوسرا میڈم سپیکر صاحبہ، میں پہلے پوائنٹ آرڈر پہ جو ارباب صاحب نے اٹھایا ایف سی کے Related، اس پہ بات کرنا چاہوں گا، پھر میں نثار باز صاحب نے جو تنقید کی، اس کا بالکل بریف میں جواب دینا چاہوں گا، اگر آپ Allow کریں۔ سب سے پہلے ارباب صاحب نے جو بات کی، چونکہ پراونشل گورنمنٹ کو اس سے Related کوئی Intimation نہیں ہوئی، ابھی تک ہمیں اس حوالے سے کوئی معلومات نہیں ہیں، چہ مگوئیاں ہو رہی ہیں اور میڈم سپیکر صاحبہ، اگر ان کو اتنا ایک فیڈرل فورس بنانے کا شوق ہے تو بھلے، وہ پورا کریں لیکن ایف سی ہمارے کے پی کا اثاثہ ہے اور اس میں جو Inductions ہوتی ہیں، ریکروٹمنٹ ہوتی ہے، وہ قبائلی بنیادوں پہ ہوتی ہیں اور یہ ہمارے صوبے کی ایک، میرے خیال میں ساتھ رہنے دیں تو بہتر ہو گا، اس کو نہ چھیڑیں، اس کو ہم Agitate بھی کریں گے، اس کو Oppose بھی کریں گے اور میرا خیال ہے کہ ابھی قرارداد لانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اگر خواہ مخواہ میں وہ چھیڑتے ہیں تو پھر اس کے اوپر اپنا لائحہ عمل ہم بنائیں گے ضرور۔ اچھا میڈم سپیکر! نثار باز صاحب نے کہا کہ یہ سٹیئرنگ کمیٹی جو بنی ہے یہ بڑی بہترین ہے، اس میں Elected representatives ہیں، دو ایم پی ایز اس میں Mentioned ہیں اور چار ایم این ایز اور اس میں پلاننگ ڈویژن کی طرف سے ان کا ڈپٹی سیکرٹری اور گورنر صاحب ان کے ممبر ہیں۔ میڈم سپیکر! اس طرح ہے، اگر فیڈرل گورنمنٹ کو بڑا شوق ہے قبائلی اضلاع میں فنڈ دینے کا، تو ان کے ساتھ باقی سیکٹرز ہیں، وہ PSDP میں پراجیکٹس دے دے، وہ اپنا شوق پورا کر لے لیکن یہاں تو معاملہ یہ ہے کہ وہ ایک سال سے ہمارے AIP projects وہ AIP projects جو کہ دس سالہ منصوبہ دیا گیا ہے پچیسویں آئینی ترمیم میں Merger کے بعد، وہ دس سالہ منصوبہ پہلے بھی میں اس کی وضاحت کر چکا ہوں کہ 2018 میں وہ سو ارب یعنی تین فیصد، وہ اس ٹائم تین فیصد سو ارب بنتے تھے، آج تین فیصد 223 ارب بنتے ہیں 2024-25 کے بجٹ کے مطابق، تو یہ دس سالہ جو منصوبہ دیا گیا تھا جس میں ہمارے اندازے کے مطابق وہ 1500 ارب سے بھی زیادہ کی رقم بنتی ہے۔ اس میں آپ کو میڈم سپیکر! حیرانگی ہو گی کہ اب تک صوبائی گورنمنٹ کو صرف اور صرف 132 ارب موصول ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ اگر ہم 100 ارب سے بھی حساب لگائیں تو آج تک 700 ارب بنتے ہیں، اس میں صرف اور صرف 132 ارب روپے ریلیز

اور موصول ہو چکے ہیں صوبائی حکومت کو، تو یہ ایک ہٹ دھرمی ہے وفاقی حکومت کی طرف سے، ہمارے بہت سے پراجیکٹس ہمارے قبائلی اضلاع میں جو ہیں، وہ Ongoing ہیں، میرے ساتھ Merger کے بعد ایف آر، سب سے بڑا جو ایف آر ہے وہ میرے حلقے میں بھی آتا ہے، تو اس میں کافی پراجیکٹس میں اگر آپ کو وہ اس کی ڈیٹیل لے آوں، میں جلد تو نہیں بتا سکتا لیکن صرف میرے حلقے میں کم از کم آٹھ دس ارب سے اوپر کے پراجیکٹس جو ہیں وہ Ongoing ہیں جن میں وفاقی حکومت نے ریلیزز بند کی ہوئی ہیں، حالانکہ میرے ساتھ ایف آر ہے، فرنٹیئر ریجن اور جو اضلاع ہیں، ہمارے قبائلی اضلاع، تو ان میں سے تو میں حساب لگا سکتا ہوں کہ ان میں سے کم از کم بیس بیس ارب سے اوپر کے ایک ایک ضلع میں ongoing Projects ہمارے ساتھ شروع ہیں لیکن ان کی طرف سے یہ ہٹ دھرمیاں اور اوپر سے یہ واردات ڈالی گئی ہے کہ انہوں نے ایک سٹیئرنگ کمیٹی بنائی جس کی ہم نے مذمت بھی کی، اس کو Oppose بھی کریں گے، ہر فورم پہ اس کو جو ہے ہم اٹھائیں گے جی، تھینک یو۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: اب میں اجلاس کو ملتوی کرتی ہوں۔

The sitting is adjourned till 02:00 pm, Friday, 31st January, 2025.

(اجلاس بروز جمعتہ المبارک مورخہ 31 جنوری 2025ء بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)

(نوٹ): اسمبلی سیکرٹریٹ کے اعلامیہ۔

No.PA/Khyber Pakhtunkhwa/Bills/2025/2463 مورخہ 30 جنوری 2025 کی رو سے اسمبلی کا اجلاس بروز سوموار مورخہ 03 فروری 2025ء بعد از دوپہر دو بجے طلب کیا گیا جو اس سے قبل 31 جنوری 2025 بعد از دوپہر دو تک کے لئے ملتوی ہو گیا تھا۔